سوال

(339) خاوند کا مطلقہ کی بھانجی سے نکاح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دیپال پور سے محمد حسین لکھتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ابھی چھ دن نہیں گزرے تھے کہ اس نے اپنی مطلقہ بیوی کی بھانجی سے شادی کرلی قرآن وحدیث کی روسے اس نکاح کی کیا حیثیت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال وصحت نکاح واضح ہو کہ مسئلہ درپش کی دوصورتیں ہیں:

1۔ اگر فیصلہ کن طلاق دی ہے۔ یعنی ایسی طلاق جس کے بعد رجوع نا ممکن ہوتا ہے۔ جیسا کہ تیسری طلاق دینے کے بعد حق رجوع ساقط ہوجاتا ہے۔ اس صورت میں طلاق دینے کے بعد ایسی عورت سے نکاح کیا جاسکتا ہے جو پہلی بیوی کی موجودگی میں حرام تھی۔ مثلا بیوی کی بھانجی۔ بھتیجی یا ہمشیرہ وغیرہ۔

2۔ اگر طلاق رجعی ہے یعنی ایسی طلاق جس کے دوران عدت رجوع کیا جاسکتا ہے۔ تو اس صورت میں دوران عدت کسی ایسی عورت سے نکاح نہیں کیا جاسکتا جو مطلقہ بیوی کی موجودگی میں حرام تھی۔ کیوں کہ مطلقہ عورت جس سے رجوع ممکن ہے من وجہ بیوی ہی رہتی ہے۔ جب تک اس کی عدت ختم نہیں ہوگی۔ اگر دوران عدت خاوند فوت ہوجاتا ہے۔ تو اس قسم کی مطلقہ بیوی کو خاوند کی جائیداد سے حصہ ملتا ہے۔ البتہ عدت ختم ہوجانے کے بعد مکمل طور پر رشتہ نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اور مطلقہ عورت ہر لحاظ سے سابقہ خاوند کےلئے اجنبی بن جاتی ہے۔ اس صورت میں بھانجی وغیرہ سے نکاح ہوسکتا ہے۔ صورت مسئولہ میں اگر بھانجی سے نکاح کرتے وقت پہلی بیوی طلاق رجعی کی عدت گزار رہی تھی۔ تو سرے سے یہ نکاح نہیں ہوا ہے۔ اسے کالعدم سمجھتے ہوئے مزعومہ بیوی خاوند کے درمیان فوراً تفریق کرادی جائے۔ اور پہلی بیوی کی عدت کے اختتام کا انتظار کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر دوسری منکوحہ یعنی بیوی کی بھانجی سے مقاربت ہوچکی ہے۔ تو استبرائے رحم کےلئے ایک حیض آنے کے بعد ہی اس س نکاح ہوسکے گا اب گویا خاوند کو دوطرح سے انتظار کرنا ہوگا۔

1۔ مطلقہ بیوی کے اختتام عدت تک جو تین حیض ہے۔

2۔ دوسری کالعدم منکوحہ کی عدت استبرائے رحم جو ایک حیض ہے۔ بشرط یہ کہ اس سے مقاربت ہوچکی ہو۔

حافظ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ کے جس کے پاس چار بیویاں ہیں ان میں سے ایک کو اس نے تیسری طلاق دے کر اپنی زوجیت سے فارغ کردیا ہے۔ تو طلاق کے فوراً بعد کسی دوسری عورت کو بحیثیت چوتھی بیوی اپنے عقد میں لاسکتا ہے۔ اس طرح اس کی بہن پھوپھی خالہ بھانجی اور بھتیجی سے بھی نکاح کرسکتا ہے۔ اگر رجعی طلاق دی ہے تو دوران عدت مذکورہ عورتوں میں سے کسی کے ساتھ نکاح نہیں ہوسکے گا۔ جب تک اس کی عدت پوری نہ ہوجائے۔ (محلی ابن حزم: کتاب الطلاق)

اگر کوئی اجنبی عورت ہوتی تو صورت مسئولہ کے فوراً بعد نکاح ہوسکتا تھا۔ لیکن بھانجی وغیرہ سے دوران عدت نکاح جائز نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:355